السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند گم ہو جائے تو وہ کتنی دیر تک اس کا انتظار کرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر سکتی ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں۔ (سائل: عبدالجبار چک نمبر 493گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ اگر واقعی شوہر کی گمشدگی کے بعد اس کے زندہ ہونے یا فوت ہو جانے کا پتہ نہ چل سکے، نہ اس کے ودھیال کے کسی مرد و عورت کو اس کی زندگی یا موت کا علم ہو اور اس کے سسرال کے مشہور قول کے مطابق چار برس اور چار ماہ دس دن تک اس کا انتظار کرے۔ چار برس اس کی ہوگی۔ ازاں بعد وہ عورت ، دوستوں اور جاننے والوں میں سے کسی کو اس کے متعلق کچھ علم نہ ہو تو اس کی بیوی حضرت عمر فاروق اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں شرعاً قرار دیا جائے گا اور پھر چار ماہ دس دن بیوگی کی عدت متصور ہوگی۔ ازاں بعد وہ عورت اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں شرعاً مختار اور آزاد ہوگی، جیسا کہ سبل السلام میں ہے: عَنْ عُمَرَ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ- تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا (1) سبل السلام شرح بلوغ المرام ج2ص 208،207

نے فرمایا: جس عورت کا شوہر گم ہو جائے وہ چار برس تک اس کا انتظار کرے۔ جب چار برس پورے ہو جائیں (تو گویا وہ فوت ہو چکا اور اس کی بیوی بیوہ قرار پائی) لہذا اب وہ وفات کی عدت چار ماہ دس دن پوری حضرت عمر کرے اس بعد وہ جہاں چاہے اپنے شرعی ولی سے مشورہ کر کے نکاح کر سکتی ہے۔

عن سعید بن المسیب ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال أیما إمراة فقدت زوجھا فلم تدر این ھو فانھا تنتظر اربع سنین ثم اربعة اشھر و عشرا ثم تحل۔ (2) موطا امام مالک باب عدة التی تفقد زوجھا ص 523

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے کہا کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو کہ کہاں ہے تو جس روز سے اس کی خبر بند ہوئی چار برس تک عورت انتظار کرے بعد چار برس کے ،، چار مہینے دس دن عدت گذار کر چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔

اسی مدت کے قائل ہیں۔ صحیح بخاری میں جناب سعید بن مسیب تابعی کا اپنا فتوی یہ ہے کہ عورت گم شدگی کے ایک برس بعد اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود

قال ابن المسیب إذا فقد فی الصف عند القتال تربص إمراتہ سنة۔، (3) باب حکم المفقود فی اھلہ ومالہ الجامع الصحیح ج2ص 797.

کہ ابن مسیب تابعی نے فرمایا کہ جب کوئی سپاہی میدان وفا میں گم ہو جائے تو اس کی بیوی اس کا ایک برس تک انتظار کرے۔

نے کسی سے ادھار لونڈی خریدی، پھر لونڈی کا مالک واشتری ابن مسعود جاریة والتمس صاحبھا سنة فلم وفقد فاخذ یعطی الدرھم والدرھمین وقال اللھم عن فلان اتی فلی وعلی الجامع الصحیح ج2ص 797. کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے اس کا ایک برس انتظار کیا۔ گم ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود

کے رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے اور ظروف واحوال موجودہ کے مطابق یہ موقف قرین قیاس بھی ہے کہ اب چونکہ ذرائع مواصلات اور میڈیا اتنا وسیع اور مستحکم ہو چکا ہے کہ اس ترقی یافتہ دور میں ایک برس کا امام بخاری کا فتوی اس دور کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جس میں آج کی طرح معلومات عامہ اور شعبہ مواصلات یعنی اخبار، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ موجودہ دور کی فراہم کردہ اطلاعی سہولتیں انتظار بظاہر کافی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق ہرگز میسر نہ تھیں۔ لہذا اب اس دور میں ایک سال کا انتظار کافی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ پرانا فتویٰ تو اپنی جگہ موجود ہے ہی جو جمہور علمائے اسلام اور مقتیان کرام کے نزدیک بہرحال دائر اور رائج چلا آرہا ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص755

محدث فتویٰ